کتا یا بلی کپڑے کو لگ جائے تو کیا کپڑا ناپاک ہو جائے گا؟

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3533

تاریخ اجراء: 02 شعبان المعظم 1446ھ / 01 فروری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کتا یا بلی کپڑے کو چھو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

کتے اور بلی کا حکم اس اعتبار سے تو یکساں ہے کہ اگر ان کا جسم خشک ہو، اس پر کسی طرح کی کوئی نجاست نہ لگی ہو تو اس حالت میں اگر یہ کسی شخص کے بدن یا کپڑوں کو چھو جائیں تو اس کے کپڑے وبدن ناپاک نہیں ہوں گے، لیکن ان کے جھوٹے اور تھوک وپسینے کے اعتبار سے حکم مختلف ہو گا کہ کتے کا جھوٹا، پسینہ اور تھوک ناپاک ہے، یہ اگر کسی کے بدن یا کپڑوں کو لگ جائے تو کپڑے کا اتنا حصہ ناپاک ہو جائے گا اور اگر وہ درہم سے زائد مقدار پر لگا ہو تو دھو کر نماز پڑھنا فرض اور درہم کی مقدار ہو تو دھو کر نماز پڑھنا واجب اور کم ہو تو دھونا سنت۔

اور بلی کا جھوٹا، پسینہ اور تھوک مکروہ ہے جبکہ اس کے منہ پر کوئی اور نجاست نہ لگی ہو، پس یہ اگر کسی کے بدن یا کپڑوں کو لگ جائے تو چاہئے کہ اتنے حصے کو دھو کر نماز پڑھے، بغیر دھوئے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، اگر اسی طرح بغیر دھوئے پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، البتہ خلاف اولی ہو گی۔

چنانچہ فتاوٰی ہندیہ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے "الکلب إذا أخذ عضو إنسان أو ثوبه لا يتنجس مالم يظهر فيه أثر البلل راضيا كان أو غضبان، كذا في منية المصلي۔ قال في الصيرفية هو المختار، كذا في شرحها لإبراهيم الحلبي۔ إذا نام الكلب على حصير المسجد إن كان يابسا لا يتنجس وإن كان رطبا ولم يظهر أثر النجاسة فكذلك، كذا في فتاوى قاضي خان" یعنی کتا اگر انسان کے کسی عضو یا کپڑے کو پکڑ لے تو بدن یا کپڑے کا وہ حصہ ناپاک نہیں ہو گا جب تک کہ اس میں تری ظاہر نہ ہو جائے، خواہ کتا رضا کی حالت میں ہو یا غضبناک حالت میں ہو، جیسا کہ "منیۃ المصلی" میں مذکور ہے۔ "صیرفیہ" میں فرمایا: یہی مختار ہے جیسا کہ ابراہیم حلبی

کی شرح منیہ میں ہے۔ اگر کتا مسجد کی چٹائی پر سو جائے اور کتے کا جسم خشک ہو تو چٹائی نجس نہیں ہو گی، اور اگر کتے کا جسم تر ہو مگر چٹائی میں نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو تو بھی یہی حکم ہے، جیسا کہ فتاوی قاضی خان میں مذکور ہے۔ (فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 48، دار الفکر، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”ویکرہ أن تلحس الھرۃ فی کف إنسان ثم یصلی قبل غسلھا“ ترجمہ: یہ مکروہ ہے کہ بلی کسی انسان کی ہتھیلی کو چاٹے اور پھر وہ اسے دھوئے بغیر نماز پڑھ لے۔ (فتاوی ھندیۃ، ج 01، ص 24، دار الفکر، بیروت)

در مختار میں ہے ”(وعفا) الشارع (عن قدر درھم) وإن کرہ تحریما، فیجب غسلہ، وما دونہ تنزیھا فیسن، وفوقہ مبطل فیفرض“ ترجمہ: شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے (نجاستِ غلیظہ) درہم کی مقدار معاف قرار دی، اگرچہ اس کے ساتھ نماز مکروہ تحریمی ہو گی، پس اسے دھونا واجب ہے، اور درہم سے کم میں نماز مکروہ تنزیہی ہو گی، پس اسے دھونا سنت ہے اور درہم سے زائد نماز کو باطل کر دے گی پس اسے دھونا فرض ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، ج 1، ص 316، 317، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "اگر کسی کا ہاتھ بلّی نے چاٹنا شروع کیا تو چاہیے کہ فوراً کھینچ لے یوہیں چھوڑ دینا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہے اور چاہیے کہ ہاتھ دھو ڈالے بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہو گئی مگر خلافِ اَولیٰ ہوئی۔“ (بہار شریعت، ج 01، حصہ 2، ص 343، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور مقام پر بہار شریعت میں ہے ”جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا پاک اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔۔۔ سُوئر، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔۔۔ گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلّی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔" (بہار شریعت، ج 01، حصہ 02، ص 344، 343، 342، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم